فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط: 11)

نام کیسے رکھے جائیں؟

(مع دیگر دلچسپ سوال و جواب)

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مذاکرے کی روشنی میں مجلس المدینۃ العلمیہ کے شعبہ "فیضانِ مدنی مذاکرہ" کی طرف سے نئے مواد کے کافی اِضافے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔

شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ

پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنّتوں بھرے بیانات، عِلْم وحکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطاکردہ دلچسپ اور علم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیہ کا شعبہ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہوگا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ

(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)

۸ جمادی الآخر ۱۴۳۶ھ / 29 مارچ 2015ء

www.dawateislami.net

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

نام کیسے رکھے جائیں؟

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ (۴۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنۡ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: "میرا جو اُمتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں نازِل فرمائے گا، اس کے دس دَرَجات بلند فرمائے گا، اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔" (1)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام کیسے رکھے جائیں؟

عرض: بچوں کے نام کیسے رکھنے چاہئیں؟

ارشاد: والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچے کا اچھا نام رکھیں کہ یہ ان کی طرف سے

مدینہ

1 ... سننِ کبریٰ للنسائی، کتاب عملُ الیوم واللیلۃ، ثوابُ الصلاۃ علی النبی، ۶/۲۱-۲۲، حدیث: ۹۸۹۲

www.dawateislami.net

اپنے بچے کے لیے سب سے پہلا اور بنیادی تحفہ ہے جسے بچہ عمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اسی نام سے پکارا جائے گا چنانچہ خَلْق کے رہبر، شافِعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بختور ہے: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچے کو نام کا دیتا ہے اس لیے چاہیے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھے۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: بیشک قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آبا کے ناموں سے پُکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مبارکہ سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو اپنے بچے کا نام کسی فِلْمی اداکار یا مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کُفّار کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بڑی ذِلّت اور کیا ہو گی کہ کل میدانِ محشر میں مسلمان کی اولاد کو کفّار کے ناموں سے پکارا جائے۔ بچے کا اچھا نام رکھنا والدین کی اوّل ترین ذِمّہ داری ہے اور یہ والدین کی طرف سے بچے کے لیے پہلا تحفہ ہوتا ہے مگر بدقسمتی سے آج ہمارے معاشرے میں والدین خود اپنے بچوں کے نام رکھنے کے بجائے دوسرے رشتہ داروں پر یہ

مدینہ

1... جمع الجوامع، الاکمال من الجامع الکبیر، حرف الھمزۃ، ۳/ ۲۸۵، حدیث: ۸۸۷۵

2... ابو داود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/ ۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸

www.dawateislami.net

ذِمّہ داری عائد کر دیتے ہیں، علمِ دین سے دوری اور جہالت کے سبب بچوں کے ایسے نام رکھ دیئے جاتے ہیں جو شرعاً ناجائز ہوتے ہیں یا جن کے کوئی معانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے معانی نہیں ہوتے یا ایسے نام ہوتے ہیں جن میں غُرُور وتکبر پایا جاتا ہے۔

یاد رکھیے! اچھے نام کا اچھا اور بُرے نام کا بُرا اثر ہوتا ہے لہٰذا بُرے نام سے بچتے ہوئے اپنے بچوں کے نام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صحابۂ کرام واولیائے عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مبارک ناموں پر رکھنے چاہئیں تاکہ بچوں کا اپنے اَسلاف سے روحانی تعلق قائم ہو اور ان نیک ہستیوں کی بَرَکت سے اس کی زندگی پر مَدَنی اَثرات مُرَتَّب ہوں۔ مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اچھے نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے، اچھا نام وہ ہے جو بے معنٰی نہ ہو جیسے بدھوا، تلوا وغیرہ اور فخر و تکبر نہ پایا جائے جیسے بادشاہ، شہنشاہ وغیرہ اور نہ بُرے معنٰی ہوں جیسے عاصی وغیرہ۔ بہتر یہ ہے کہ انبیاءِ کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) یا حضور عَلَیْہِ السَّلَام کے صحابۂ عظام، اہلبیتِ اَطہار (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کے ناموں پر نام رکھے جیسے ابراہیم، اسمٰعیل، عثمان، علی، حسین و حسن وغیرہ۔ عورتوں کے نام آسِیہ، فاطمہ، عائشہ وغیرہ اور جو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے وہ اِنْ شَآءَ اللہ بخشا جائے

www.dawateislami.net

گا اور دنیا میں اس کی بَرَکات دیکھے گا۔[1]

”مُحَمَّد اور اَحْمَد“ نام رکھنے کے فضائل

عرض: اسلامی بھائی آپ سے اپنے نَومولُود بچّوں کے نام رکھواتے ہیں تو آپ بچّے کا نام ”مُحَمَّد یا اَحْمَد“ رکھتے ہیں اس میں کیا حِکْمت ہے؟

ارشاد: ”مُحَمَّد“ اور ”اَحْمَد“ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذاتی اَسمائے مُبارَکہ ہیں، احادیثِ مُبارَکہ میں ان کے بڑے فضائل وبرکات بیان ہوئے ہیں، چنانچہ ان اَسمائے مُبارَکہ کے 4 حُرُوف کی نِسْبَت سے چار اَحادیثِ مُبارَکہ مُلاحَظہ فرمایئے:

(۱) نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت، مالکِ کوثر وجنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس کے ہاں لڑکا پیدا ہو پس وہ میری محبت اور میرے نام سے بَرَکت حاصل کرنے کے لیے اس کا نام ”مُحَمَّد“ رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنّت میں جائیں۔[2]

(۲) محبوبِ ربّ العزّت، پیکرِ جود وسخاوت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: جس نے میرے نام سے بَرَکت کی اُمید

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۳۰

2 ... کَنْزُ الْعُمّال، کتاب النکاح، الباب السابع فی برّ الْاَولاد و حقوقھم، الفصل الاول، الجزء:۱۶، ۸/ ۱۷۵، حدیث: ۴۵۲۱۵

www.dawateislami.net

کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قِیامت تک صبح وشام اس پر برکت نازِل ہوتی رہے گی۔[1]

(۳) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن دو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے کیے جائیں گے، حکم ہو گا انہیں جنت میں لے جاؤ۔ عرض کریں گے: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم کس عمل کے سبب جنت کے قابِل ہوئے حالانکہ ہم نے تو جنت کا کوئی کام کیا ہی نہیں؟ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: جنت میں جاؤ، میں نے حَلْف کیا ہے کہ جس کا نام "مُحَمَّد یا اَحْمَد" ہو گا دوزخ میں نہ جائے گا۔[2]

(۴) سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُشکبار ہے: کوئی دسترخوان بچھایا نہیں گیا کہ اس پر ایسا شخص تشریف لائے جس کا نام "اَحْمَد یا مُحَمَّد" ہو تو ہر روز دوبار اس گھر کو تقدُّس بخشا جاتا ہے (یعنی پاک کیا جاتا ہے)۔[3]

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت مولانا شاہ امام احمد

مدینہ

1... کَنْزُ الْعُمّال، کتاب النکاح، الباب السابع فی برّ الْاَولاد و حقوقھم، الفصل الاول، الجزء:١٦، ٨/١٧٥، حدیث: ٤٥٢١٣

2... فردوس الاخبار، باب الیاء، فصل فی تفسیر آي من القرآن الکریم، ٢/٥٠٣، حدیث: ٨٥١٥

3... فردوس الاخبار، فصل ذکر فصول فی (ما من) وغیرہ، ٢/٣٢٣، حدیث: ٦٥٢٥

www.dawateislami.net

رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نامِ اقدس کی ایک برکت نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: جو چاہے کہ اس کی عورت کے حَمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے: "اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد رکھا۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْعَزِیْز لڑکا ہی ہو گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ پاک کی کتنی بَرکتیں اور فضیلتیں ہیں، ان بَرکتوں اور فضیلتوں کو پانے کے لیے آپ بھی اپنے بچوں کے نام "مُحَمَّد یا اَحمد" رکھیے اور اِس نامِ پاک کی نسبت کے سبب ان کی عزّت و تکریم بھی کیجیے کہ حدیثِ پاک میں ہے: جب لڑکے کا نام "مُحَمَّد" رکھو تو اس کی عزّت کرو اور مجلس میں اس کے لیے جگہ کُشادہ کرو اور اسے بُرائی کی طرف نِسبت نہ کرو۔[2] ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین اس نام کا کتنا ادب واحترام کرتے تھے اس کا اندازہ اس حکایت سے لگائیے چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا سلطان محمود غزنوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (بہت بڑے عاشقِ رسول بادشاہ تھے اُنہوں) نے ایک بار دَورانِ گفتگو (اپنے وزیر) ایاز کے بیٹے کو "اے

1... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۶۹۰

2... جامع صغیر، حرف الھمزۃ، ص۴۹، حدیث: ۷۰۶

www.dawateislami.net

ایاز کے لڑکے!" کہہ کر مخاطب کیا۔ وہ گھبرا گیا اور اپنے والِد صاحب (ایاز) کی خدمت میں عرض کی کہ معلوم ہوتا ہے کہ میری کسی خطا کے سبب بادشاہ سلامت مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں جو مجھے آج "ایاز کا لڑکا" کہا، ورنہ ہمیشہ بڑے اَدَب سے میرا نام لیتے رہے ہیں۔ ایاز نے آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹے کے اِس خَدشہ کا اِظہار کیا، تو حضرتِ سَیِّدُنا سلطان محمود غزنوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے ارشاد فرمایا: ایاز! تمہارے بیٹے کا نام "اَحمد" ہے اور یہ نام بَہُت ہی عظمت والا ہے لہٰذا میں یہ نام کبھی بے وُضو نہیں لیتا، اِتفاقاً میں اُس وقت بے وضو تھا اس لیے نام لینے کے بجائے مجبورًا "ایاز کا لڑکا" کہہ کر مجھے بات کرنی پڑی۔ (1)

نامِ اقدس کے ساتھ کوئی دوسرا نام نہ ملایئے

عرض: نامِ اقدس کے ساتھ کوئی دوسرا نام ملایا مثلاً "محمد حسین" یا "غلام محمد" تو کیا اس صورت میں بھی مذکورہ فضائل حاصل ہوں گے؟

ارشاد: "مُحَمَّد یا اَحمد" نام رکھنے کے فضائل وبَرَکات اسی وقت حاصل ہوں گے جب ان کے ساتھ کوئی دوسرا نام نہ ملایا جائے کیونکہ احادیثِ مُبارکہ میں ارشاد فَرمُودہ فضائل تنہا "مُحَمَّد" اور "اَحمد" رکھنے کے ہیں چنانچہ اعلیٰ

مدینہ

1... روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۴۰، ۷/ ۱۸۵

www.dawateislami.net

حضرت، امامِ اہلسنَّت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے، اس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انھیں اَسمائے مُبارَکہ کے وارِد ہوئے ہیں۔(1)

تَصْغِیر سے بچنے کا طریقہ

عرض: اگر محمد نام رکھنے میں تَصْغِیر کا اندیشہ ہو تو پھر کیا کرنا چاہیے؟

ارشاد: اگر محمد نام رکھنے میں تَصْغِیر (یعنی نام کو اس طرح بگاڑنا جس سے حقارت نکلتی ہو) کا اندیشہ ہو تو پھر یہ نام نہیں رکھنا چاہیے، البتہ تَصْغِیر سے بچنے کی ایک صورت یہ ہے کہ عقیقے والے دن نام "محمد" رکھیں مگر عُرْف (یعنی پکارنے کے لیے) کوئی اور نام رکھ لیں جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: محمد بہت پیارا نام ہے، اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے۔ اگر تَصْغِیر کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا یہ نام ہو (یعنی عقیقے والے دن نام "محمد" رکھ دیا جائے) اور پکارنے کے لیے کوئی دوسرا نام تجْوِیز کر لیا جائے اور ہندوستان میں ایسا بہت ہوتا ہے کہ ایک شخص کے کئی نام ہوتے

مدینہ

1... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۶۹۱

www.dawateislami.net

ہیں، اس صورت میں نام کی بھی بَرَکت ہو گی اور تَصْغِیر سے بھی بچ جائیں گے۔(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری یہی عادت ہے کہ حُصولِ بَرَکت کے لیے نَومَولُود کا نام "مُحَمَّد یا اَحْمَد" تجویز کرتا ہوں مگر کچھ نہ کچھ عُرف بھی رکھ دیتا ہوں تاکہ اس بچے کو عُرف سے پُکارا جائے اور نامِ اقدس کی بے اَدَبی کا اندیشہ نہ رہے۔(2)

طٰہٰ اور یٰسٓ نام رکھنا کیسا؟

عرض: طٰہٰ، یٰسٓ نام رکھنا کیسا ہے؟

ارشاد: دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد سِوُم صَفْحَہ 605 پر ہے: "طٰہٰ، یٰسٓ نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ مقطعاتِ قرآنیہ سے ہیں جن کے معنٰی معلوم نہیں ظاہر یہ ہے کہ یہ اَسمائے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہیں اور بعض عُلَما نے اَسمائے اِلٰہیہ سے کہا۔ بہر حال جب معنٰی معلوم نہیں تو ہو سکتا ہے کہ اس کے ایسے معنٰی ہوں جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا اللہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہوں اور ان ناموں کے ساتھ محمد ملا کر محمد طٰہٰ،

---

1 ... بہارِ شریعت، ۳/۳۵۶، حصہ ۱۵

2 ... شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے بڑے صاحبزادے کا نام "احمد" اور عُرف "عبید رضا" جبکہ چھوٹے صاحبزادے کا نام "محمد" اور عُرف "بلال رضا" رکھا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

محمد یٰس کہنا بھی ممانعت کو دفع نہ کریگا۔“

کسی کو ”لمبا، ٹھگنا، اندھا“ کہنا کیسا؟

عرض: کسی کو ”لمبا، ٹھگنا، اندھا یا بدّھو“ کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟

ارشاد: کسی مسلمان کو ایسے الفاظ سے پکارنا جن سے اس کی بُرائی نکلتی اور دِل شکنی ہوتی ہو یہ ناجائز و حرام ہے، قرآنِ کریم اور احادیثِ مُبارکہ میں اس کی مُمانَعت آئی ہے چنانچہ پارہ 26 سورۃُ الْحُجُرات کی آیت نمبر 11 میں خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔

اس آیتِ کریمہ کے تحت صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: ”حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی بُرائی سے توبہ کرلی ہو اس کو بعدِ توبہ اس بُرائی سے عار دِلانا بھی اس نہی میں داخل اور ممنوع ہے۔ بعض عُلَماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کُتّا یا گدھا یا سوٴر کہنا بھی اِسی میں داخل ہے۔ بعض عُلَماء نے فرمایا کہ اس سے وہ اَلقاب مُراد ہیں جن سے مسلمان کی بُرائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے اَلقاب جو سچے ہوں، ممنوع

www.dawateislami.net

نہیں جیسے کہ حضرت ابو بکر کا لقب ”عَتِیق“ اور حضرت عمر کا ”فاروق“ اور حضرت عثمانِ غنی کا ”ذُوالنُّورَین“ اور حضرت علی کا ”اَبُوتُراب“ اور حضرت خالد کا ”سَیْفُ اللّٰہ“ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم اور جو اَلقاب بمنزلۂ عَلَم (نام کے قائم مقام) ہو گئے اور صاحبِ اَلقاب کو ناگوار نہیں وہ اَلقاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اَعْمَش (کم بینائی والا) اَعرج (لنگڑا)۔“

اسی طرح احادیثِ مُبارکہ میں بھی بُرے ناموں سے پکارنے کی مُمانَعت آئی ہے چنانچہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: اپنے بھائیوں کو ان کے اچھے ناموں سے پُکارو، بُرے ناموں سے نہ پُکارو۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کو ایسے نام سے پکارنا جس سے اُس کی بُرائی ظاہر ہوتی ہو یہ ناجائز و حرام ہے لہٰذا کسی کو لمبا، ٹِھگنا، اندھا یا بدّھو وغیرہ کہہ کر نہیں پکار سکتے۔ اگر کسی سے یہ خطا سرزد ہوئی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے اس مسلمان بھائی سے مُعافی مانگ کر اُسے راضی کر لے۔ بعض اوقات لوگ اپنا ایسا نام سن کر کِھسیانی ہنسی ہنستے ہیں جس سے پکارنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ناراض نہیں ہوتے حالانکہ ان کی دل شکنی

---

(1)... کَنۡزُ الۡعُمَّال، کتاب النکاح، الباب السابع فی برّ الْاَولاد و حقوقهم، الفصل الاول، الجزء:۱۶، ۸/۱۷۵، حدیث: ۴۵۲۱۱

www.dawateislami.net

ہو رہی ہوتی ہے مگر وہ ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: کسی مسلمان بلکہ کافر ذِمّی کو بھی بلاحاجتِ شرعیہ ایسے الفاظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دِل شکنی ہو اسے اِیذاء پہنچے، شرعاً ناجائز حرام ہے اگرچہ بات فِیْ نَفْسِہٖ سچّی ہو، فَاِنَّ کُلَّ حَقٍّ صِدْقٌ وَلَیْسَ کُلُّ صِدْقٍ حَقًّا (ہر حق سچ ہے مگر ہر سچ حق نہیں)(1)

امامِ اعظم کو "اَبُوحَنِیْفَہ" کہنے کی وجہ

عرض: امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکرَم کو "اَبُوحَنِیْفَہ" کیوں کہا جاتا ہے؟

ارشاد: "اَبُوحَنِیْفَہ" سِرَاجُ الْاُمَّہ، اِمَامُ الْاَئِمَّہ، کَاشِفُ الْغُمَّہ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکرَم کی کُنیت ہے۔ اس کُنیت کی وجہ بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حَنِیف اَوراق کو کہتے ہیں۔ حضور کو ابتدا ہی سے لکھنے کا بہُت شوق تھا۔(2) اِسی سبب سے آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "اَبُوحَنِیْفَہ" مشہور ہوئے۔

کُنیت کی تعریف

عرض: کُنیت کسے کہتے ہیں؟ نیز کُنیت رکھنا کیسا ہے؟

---

❶... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۲۰۴

❷... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۲۸

www.dawateislami.net

ارشاد: کُنْیَت سے مُراد وہ نام ہے جو "اَبْ، اُمْ، اِبْن یا اِبْنَۃ" سے شروع ہو۔[1] کُنْیَت رکھنا سُنَّت ہے، ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کُنْیَت اپنے شہزادۂ گرامی حضرتِ سَیِّدُنا قاسِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نِسْبت سے "ابوالقاسِم" ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے بھی اَدائے سُنَّت کی نیّت سے اپنے بیٹے کے عُرف "بلال رضا" کی نسبت سے اپنی کُنْیَت "ابوبِلال" رکھی ہے۔

کیا بچّے کی کُنْیَت بھی رکھ سکتے ہیں؟

عرض: کیا بچّوں کی کُنْیَت بھی رکھ سکتے ہیں؟

ارشاد: جی ہاں! چھوٹے بچّوں کی کُنْیَت بھی رکھ سکتے ہیں بلکہ حدیثِ پاک میں بچّوں کی کُنْیَت رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ خَلْق کے رہبر، شافِعِ محشر، محبوبِ داور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بختور ہے: اپنے بچّوں کی کُنْیَت رکھنے میں جلدی کرو کہیں ان کے (بُرے) اَلْقاب نہ پڑ جائیں۔[2]

اس حدیثِ پاک کے تحت حضرت علامہ عبد الرَّءُوف مناوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی

1 ... کتاب التعریفات، باب الکاف، تحت اللفظ: الکنیۃ، ص ۱۳۲

2 ... کَنْزُ الْعُمّال، کتاب النکاح، الباب السابع فی برّ الْاَولاد وحقوقھم، الفصل الاول، الجزء:۱۶، ۸/۱۷۶، حدیث: ۴۵۲۲۲

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: اس روایت میں اس بات کی ترغیب دلائی گئی ہے کہ اپنے بچوں کے لیے کم عمری میں ہی کوئی اچھی کُنیت رکھ دی جائے، بعض اوقات ایک ہی نام کئی اَفراد میں مُشتَرک ہوتا ہے اور اس صورت میں لوگ ایسے شخص کو بلانے کے لیے کوئی نہ کوئی لقب رکھ دیتے ہیں جو کہ اکثر بُرا ہوتا ہے۔ بچے کی کُنیت رکھنے کا فائدہ یہ ہو گا کہ جب وہ بڑا ہو گا تو یہ کُنیت اسے بلانے اور پکارنے کے لیے استعمال ہو گی اور کوئی اس کا بُرا لقب نہیں رکھے گا۔[1]

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بچہ کی کُنیت ہو سکتی ہے یا نہیں صحیح یہ ہے کہ ہو سکتی ہے، حدیث ابی عُمیر[2] اس کی دلیل ہے۔[3] امیرُ المؤمنین حضرتِ

---

❶ ... فیضُ القدیر، حرف الباء، ۳/۲۵۱، تحت الحدیث: ۳۱۱۶ ملخصاً

❷ ... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے، میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کی کنیت ابو عُمَیر تھی، اس نے ایک چڑیا پال رکھی تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا، وہ چڑیا مر گئی، پھر ایک دن سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے، اسے غمگین دیکھ کر وجہ پوچھی، عرض کی گئی کہ اس کی چڑیا مر گئی ہے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اَبَا عُمَیْر! مَا فَعَلَ النُّغَیْر'' اے ابو عمیر! نُغَیر (چڑیا کے مشابہ ایک سرخ چونچ والا پرندہ) نے کیا کیا ہے؟ (ابو داود، کتاب الادب، باب ماجاء فی الرجل یتکنی ولیس لہ ولد، ۴/۳۸۱، حدیث: ۴۹۶۹)

❸ ... بہارِ شریعت، ۳/۶۰۳، حصہ ۱۶

www.dawateislami.net

سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بچپن ہی سے کُنْیَت "ابو بکر" ہے جبکہ ان کا اَصل نام "عبدُ اللہ" ہے۔[1]

کیا عورت بھی کُنْیَت رکھ سکتی ہے؟

عرض: کیا عورت بھی کُنْیَت رکھ سکتی ہے؟

ارشاد: جی ہاں۔ عورت بھی کُنْیَت رکھ سکتی ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی تمام اَزْواجِ مُطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی کنیت رکھی ہے جیسا کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے علاوہ اپنی تمام اَزواجِ مطہرات (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ) کی کنیت رکھی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم "اُمِّ عبدُ اللہ" ہو۔[2] نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیم کے دورِ مبارک میں کئی صحابیات اپنی کُنْیَت سے مشہور تھیں جیسے اُمِّ سلمہ، اُمِّ مَعْبَد، اُمِّ حَرام، اُمِّ فَضْل، اُمِّ سُلَیْم اور اُمِّ ہانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ۔

1... اُسْدُ الْغَابَۃ، حرف الباء، باب الباء والکاف، رقم ۳۰۵۷، ابو بکر الصدیق، ۶/۴۱ ملخصاً

2... ابنِ ماجہ، کتاب الادب، باب الرجل یکنی قبل ان یولد لہ، ۴/۲۲۱، حدیث: ۳۷۳۹

www.dawateislami.net

اُمِّ مَعْبَد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا قبولِ اسلام

عرض: آپ نے جن صحابیات کا ذکر فرمایا ہے ان میں سے حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ مَعْبَد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اصل نام اور ان کی سیرت کا کوئی واقعہ بیان فرما دیجیے۔

ارشاد: حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ مَعْبَد الخُزاعِیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام ”عاتِکہ بنتِ خالِد خُزاعیہ“ ہے۔[1] ان کے اسلام لانے کا واقعہ بڑا دِلچسپ ہے، چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا حزام بن ہِشام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے ہجرت فرما کر مدینۂ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا تشریف لا رہے تھے تو راستے میں ایک مقام پر اُمِّ مَعْبَد عاتکہ بنتِ خالد خُزاعیہ کے ہاں گزر ہوا جو کہ ایک عَفِیفہ (پاکدامن) اور ضَعِیفُ الْعُمر خاتون تھیں۔ یہ اپنے خیمے میں بیٹھی رہتی تھیں، مسافروں کو پانی پلاتیں اور انہیں کھانا کھلاتی تھیں۔ امیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان سے گوشت اور کھجوریں خریدنے کا ارادہ کیا لیکن ان کے پاس کسی چیز کو نہ پایا کیونکہ یہ کافی عرصے سے قحط زدہ تھیں۔ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے خیمے میں ایک بکری کو

مدینہ

1 … الاستیعاب، کتاب کُنَی النساء، باب المیم، ۴/۵۱۳

www.dawateislami.net

دیکھا، فرمایا: اُمِّ معبد! یہ بکری کیسی ہے؟ عرض کیا کہ یہ کمزوری کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ چرنے کے لیے نہیں جا سکتی۔ فرمایا: کیا یہ بکری دودھ دیتی ہے؟ عرض کیا: یہ نہایت لاغر و کمزور بکری ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اِس کا دودھ دوہ لوں؟ انہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! اگر آپ اس میں کچھ دودھ دیکھتے ہیں تو آپ دوہ لیجیے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی اور اس بکری کے تھنوں پر اپنا دستِ مبارک پھیرا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لیا۔ بکری نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے دونوں ٹانگیں کُشادہ کر دیں اور دودھ اُتر آیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بڑا برتن طلب فرمایا جو ایک گروہ یا جماعت کو سیراب کر دے۔ اس میں دُودھ دوہ کر بھر دیا یہاں تک کہ اُس پر جھاگ ظاہر ہو گئی۔ پھر سب لوگوں نے سیر ہو کر پیا اور آخر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نوش فرمایا۔ دوسری مرتبہ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بکری کا دودھ دوہنا شروع کیا یہاں تک کہ برتن بھر گیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (دودھ کے بھرے) برتن کو ان کے حوالے کیا اور روانہ ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد اُمِّ معبد کا خاوند ایسی کمزور بکریوں کو ہانک کر لایا جو کمزوری کی وجہ سے گرتی

www.dawateislami.net

پڑتی تھیں اور اُن کی ہڈیوں میں مَغْز بھی بہت کم تھا۔ ابو معبد نے جب دودھ سے بھرا برتن دیکھا تو حیران رہ گیا اور حیران ہو کر پوچھنے لگا: اے اُمِّ معبد! یہ کہاں سے آیا؟ حالانکہ ہماری بکریاں چراگاہ سے دور ہیں ان میں نہ تو کوئی بکری حامِلہ ہے اور نہ ہی گھر میں کوئی ایسی بکری ہے جس میں دودھ ہو۔ انہوں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہمارے ہاں ایک مبارک آدمی گُزرے ہیں اُن کا حال ایسا ایسا ہے۔

ابو مَعْبَد نے کہا کہ اس شخص کے اَوصاف میرے سامنے بیان کرو۔ اُمِّ مَعْبَد نے کہا: مَیں نے ایک شخص دیکھا، جس کا حُسن نمایاں، چہرہ حسین، ڈیل ڈول خوبصورت، نہ بڑے پیٹ کا عیب، نہ چھوٹے سر کا نقص، اِنتہائی خوبصورت، خوبرو آنکھیں، سیاہ اور بٹی پلکیں، دراز شیریں اور گونج دار آواز، گردن بلند، رِیش مبارک گھنی، اَبرو خمیدہ اور درمیان سے پیوستہ، خاموش رہے تو باوقار، لَب کشا ہو تو چہرے پر بہار اور وقار، سب سے بڑھ کر باجمال، دور و نزدیک سے حسین و جمیل، شِیریں زباں، گفتگو صاف اور واضح، نہ بے فائدہ اور نہ بے ہودہ، دہان سخن وا (یعنی گفتگو) کرے تو موتی جھڑیں، مِیانہ قد، نہ لمبا تڑنگا کہ دراز قامتی بُری لگے، نہ پَست کہ آنکھوں میں حقارت پیدا ہو، دو سر سبز و شاداب شاخوں کے درمیان لچکتی ہوئی

www.dawateislami.net

شاخ جو حسین منظر اور عالی قدر ہو، اس کے خُدّام ورُفقا حلقہ بستہ، اگر لَبْ کشا ہو تو وہ غور سے سُنیں اور اگر حکم دے تو تعمیل کے لیے دوڑیں، قابلِ رشک، قابلِ احترام، نہ تَلْخ رُو، نہ زیادتی کرنے والا۔ یہ اوصاف سن کر ابو معبد بے ساختہ بول پڑا۔ خدا کی قسم! تم نے جس شخص کے اَوصاف بیان کیے ہیں یہ تو وہی قریش کے سردار ہیں جن کا چرچا ہو رہا ہے۔ میں نے اُن کی صحبت اختیار کرنے کا قصد کر لیا ہے اور اگر میں نے اُن تک پہنچنے کی راہ پائی تو میں ایسا ضرور کروں گا۔ (پھر وہ دونوں میاں بیوی مدینۂ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً پہنچ کر مسلمان ہو گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔)[1]

حضرتِ سَیِّدَتنا اُمِّ معبد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: جس بکری کے تھنوں کو نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مس کیا تھا، عرصۂ دراز تک ہمارے پاس رہی حتّٰی کہ ۱۸ سنِ ہجری میں حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانے میں جب قحط پڑ گیا اور خشک سالی کی کوئی حد نہ رہی (جسے عَامُ الرّمادہ کہتے ہیں) تو (ان حالات میں بھی) ہم صبح و شام اس بکری کا دودھ دوہتے تھے حالانکہ چارے کا ایک

مدینہ

1... مُسْتَدْرَک حاکم، من کتاب: الھجرۃ الاولی الی الحبشۃ، حدیث اُمِّ معبد فی الھجرۃ...الخ، ۳/۵۴۲-۵۴۵، حدیث: ۴۳۳۳ ملخصاً

www.dawateislami.net

تنکا بھی زمین پر نظر نہیں آتا تھا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لاغر و کمزور بکری کے خالی تھنوں سے دودھ نکلنا، سارے برتنوں کا بھر جانا اور سب کا خوب سیر ہو کر پینا یقیناً ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظیم الشان معجزہ ہے، پھر اس کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمِّ مَعْبَد اور اَبو مَعْبَد کو دولتِ ایمان سے نواز دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اتنے زیادہ اَوصاف و کمالات سے نوازا ہے جو کہ حد و شمار سے باہر ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

تیرے تو وَصف "عیبِ تناہی" سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے (حدائقِ بخشش)

اُمِّ حَرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا راہِ خدا میں سفر

عرض: حضرتِ سیِّدَتنا اُمِّ حَرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام کیا تھا؟ نیز اِن کی سیرت کا ایک واقعہ بیان فرما دیجیے۔

ارشاد: حضرتِ سیِّدَتنا اُمِّ حرام بنتِ مِلحان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام "غُمَیصاء یا رُمَیصاء" بتایا گیا ہے۔[2] یہ وہ صحابیہ ہیں جنہیں اپنے شوہر حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن

مدینہ

[1] ... طبقاتِ کبریٰ، ۸/۲۲۵

[2] ... تھذیب التھذیب، الکنی من النساء، حرف الحاء، ۱۰/ ۵۱۵

www.dawateislami.net

صامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ راہِ خدا میں سفر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور اسی سفر میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال ہو گیا جس کی خبر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی زندگی میں ہی انہیں دے دی تھی چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب قُباء کی طرف تشریف لے جاتے تو اُمِّ حَرام بنتِ مِلْحان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں قدم رَنجہ فرمایا کرتے اور وہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں کھانا پیش کرتی۔

ایک بار رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ہاں تشریف لے گئے، انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کھانا کھلایا تو اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سو گئے کچھ دیر کے بعد مُسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یَارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کس بات پر مُسکرا رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: "میری اُمت کے کچھ لوگ راہِ خُدا میں جہاد کرتے ہوئے میرے سامنے پیش ہوئے جو تخت نشین بادشاہوں کی طرح اس سمندر کے بیچ میں سوار ہوں گے۔" کہتی

www.dawateislami.net

ہیں: میں نے عرض کی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دعا فرمایئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی ان میں شامل فرمادے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لیے دعا فرمائی اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوبارہ آرام فرما ہوگئے، پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کس چیز نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہنسایا؟ ارشاد فرمایا: ”میری اُمت کے کچھ لوگ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے میرے سامنے پیش کئے گئے جو تخت نشین بادشاہوں کی طرح اس سمندر کے بیچ میں سوار ہوں گے۔ میں نے عرض کی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دُعا فرمایئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا شمار بھی انہیں میں کر دے، فرمایا: تو پہلے والوں میں ہے۔ چنانچہ اُمِّ حرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضرتِ سیِّدُنا معاویہ بن ابو سفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانے میں سمندر میں سوار ہو کر گئیں اور سمندر سے نکلنے کے بعد اپنی سواری سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ان صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو دینِ اسلام کی خاطر قربانی دینے کا کس قدر جذبہ تھا کہ دین کے کاموں میں نہ صرف اپنے بچوں کے ابو کی مُعاوِن و مددگار ہوتیں بلکہ ان کے

مدینہ

1 ... بخاری، کتاب الاستئذان، باب من زار قوماً فقال عندھم، ۴/۱۸۳، حدیث: ۶۲۸۲

www.dawateislami.net

ساتھ راہِ خدا میں ہمرکابی اور جہاد میں شرکت کی سعادت سے بھی بہرہ ور ہوتی تھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقے ہمیں بھی دینِ اسلام کی خاطر قربانی دینے کا جذبہ نصیب فرمائے، اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اُمِّ فَضْل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بشارت

عرض: حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ فَضْل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بھی اصل نام اور ان کے متعلق کوئی واقعہ بیان فرما دیجیے۔

ارشاد: حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ فَضْل بنتِ حارِث ہِلالیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام ''لُبَابَۃُ الْکُبْرٰی'' ہے۔[1] یہ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چچی اور حضرتِ سَیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجہ ہیں۔ سرکارِ ابد قرار، بِاِذنِ پروردگار، غیبوں پر خبردار، دو عالم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں غیب کی خبر دیتے ہوئے بیٹا پیدا ہونے کی بشارت دی تھی، چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ مجھ سے (میری والدہ) حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ فضل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حدیث بیان فرمائی کہ میں نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے گزریں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا کہ ''تو حاملہ ہے

مدینہ

1 ... اَلْاَعْلام، حرف الفاء، ۵/۱۴۶

www.dawateislami.net

اور تیرے پیٹ میں لڑکا ہے جب وہ پیدا ہو اسے میرے پاس لے آنا۔ حضرتِ سیدتنا اُمِّ فضل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کہتی ہیں کہ جب میرے ہاں لڑکے کی وِلادت ہوئی تو میں اسے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں لے کر حاضر ہو گئی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اِقامت کہی، اپنے لُعابِ دَہَن سے گھٹی دی، اس کا نام عبدُ اللّٰہ رکھا اور ارشاد فرمایا: ''اِذْھَبِیْ بِاَبِی الْخُلَفَاءِ یعنی خلفا کے باپ کو لے جا۔'' میں نے عباس (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو سارے معاملے سے آگاہ کر دیا، وہ ایک اچھا لباس پہننے والے تھے، انہوں نے لباس زیبِ تن کیا اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ جب نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دیکھا تو اُن کی خاطر کھڑے ہوئے اور اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ انہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیا بات ہے جس کی اُمِّ فضل (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) نے مجھے خبر دی ہے؟ ارشاد فرمایا: بات وہی ہے جو ہم نے ان سے کہی کہ یہ (تمہارا بیٹا) خلفا کا باپ ہے، یہاں تک کہ ان خلفا میں سے سفَّاح ہو گا، یہاں تک کہ ان میں سے مَہدی ہو گا، یہاں تک کہ ان میں سے وہ ہو گا جو عیسیٰ بن مریم (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے ساتھ نماز

www.dawateislami.net

پڑھے گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بعطائے پروردگار غیبوں پر خبردار ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ صرف پیٹ کے اندر بچہ ہونے کے بارے میں غیب کی خبر ارشاد فرما دی بلکہ اس کا بیٹا ہونا بھی بتا دیا نیز ان کی آنے والی نسلوں میں عباسی خلفا کی پیشین گوئی فرماتے ہوئے ان کے نام تک ارشاد فرما دیئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ؎

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرُود (حدائقِ بخشش)

عُلَما کے فضائل

عرض: قرآن و حدیث کی روشنی میں عُلَما کے کچھ فضائل ارشاد فرما دیجیے۔

ارشاد: قرآن و حدیث میں عُلَما کے بے شمار فضائل بیان ہوئے ہیں، ان کی فضیلت وعظمت قیامت کے دن کھلے گی جب عام لوگوں کو حساب وکتاب کے لیے روکا جائے گا اور عُلَما کو ان کی شفاعت کے لیے روکا جائے گا۔ عُلَما کے فضائل

---

1 ... دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل السادس والعشرون، ص۳۲۹، حدیث: ۴۸۷

www.dawateislami.net

پر مشتمل تین آیاتِ مُبارَکہ ملاحظہ فرمایئے:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُلَما کو دیگر لوگوں پر فضیلت وبَرتری عطا فرمائی ہے لٰہذا غیرِ عُلَما (نہ جاننے والے) عُلَما (جاننے والوں) کے برابر نہیں ہوسکتے چنانچہ پارہ 23 سورۂ الزُّمَر کی آیت نمبر 9 میں ارشادِ ربّ العباد ہے:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُلَما کے درجے بلند فرمائے ہیں چنانچہ پارہ 28 سورۃُ المُجادلہ کی آیت نمبر 11 میں خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُلَما کے دلوں میں اپنا خوف رکھا ہے چنانچہ پارہ 22 سورۃُ الفاطر کی آیت نمبر 28 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

احادیثِ مبارکہ میں بھی عُلَما کے فضائل بیان کیے گئے ہیں چنانچہ فضائلِ

www.dawateislami.net

عُلَما پر مشتمل 4احادیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمایئے:

(۱) نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: عالِم کی فضیلت عابِد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے اَدنیٰ پر، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فِرِشتے، آسمان اور زمین کی مخلوق یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سُوراخوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) لوگوں کو نیکی سکھانے والے پر "صَلٰوۃ" بھیجتے ہیں۔[1] مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی "صَلٰوۃ" سے اس کی خاص رحمت اور مخلوق کی "صَلٰوۃ" سے خصوصی دُعائے رحمت مُراد ہے۔[2]

(۲) حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: ایک فَقِیہ ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔[3]

(۳) خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: عُلَما کی سیاہی شہید کے خون سے تولی جائے گی اور اس پر غالب

مدینہ

1 ... تِرمِذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ۴/۳۱۳-۳۱۴، حدیث: ۲۶۹۴ ماخوذاً

2 ... مِرآۃ المناجیح، ۱/۲۰۰

3 ... تِرمِذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ۴/۳۱۱-۳۱۲، حدیث: ۲۶۹۰

www.dawateislami.net

ہو جائے گی۔(1)

(۴) سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: بے شک عُلَما کی مثال زمین میں ایسی ہے جیسے آسمان میں ستارے، جن سے خشکی اور سَمُندر کی تاریکیوں میں راستے کا پتا چلتا ہے لہٰذا اگر ستارے مٹ جائیں تو قریب ہے کہ راستہ چلنے والے بھٹک جائیں گے۔(2)

عالِمِ دین کی زیارت عبادت ہے

عرض: کیا عالِمِ دین کی زیارت کرنا عِبادت ہے؟

ارشاد: جی ہاں! عالِمِ دین کی زیارت کرنا عبادت ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ امامُ الْعٰبِدین، سلطانُ السّٰجِدین، سیّدُ الصّٰلِحین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: پانچ چیزیں عبادت ہیں: (۱) قرآنِ کریم کی زیارت کرنا (۲) کعبۂ مُعَظّمہ کی زیارت کرنا (۳) والدین کی زیارت کرنا (۴) آبِ زم زم کی زیارت کرنا اور یہ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے (۵) عالِم کے چہرے کی زیارت کرنا۔(3)

مدینہ

1... تاریخ بَغداد، حرف الحا، ذکر من اسمہ محمد واسم ابیہ الحسن، محمد بن الحسن بن ازھر ... الخ، ۲/۱۹۰، حدیث: ۶۱۸

2... مُسندِ امام اَحمد، مسند انس بن مالک، ۴/۳۱۴، حدیث: ۱۲۶۰۰

3... کَنْزُ الْعُمّال، الکتاب الخامس من حرف المیم فی المواعظ والحکم، الباب الاول فی المواعظ والترغیبات، الفصل الخامس فی خماسیات الترغیب، الجزء:۱۵، ۸/۳۷۱، حدیث: ۴۳۴۸۷

www.dawateislami.net

عالِم کی صحبت اختیار کرنے کے فوائد

عرض: عالِمِ دین کی صحبت اختیار کرنے سے کیا فوائد و ثمرات حاصل ہوتے ہیں؟

ارشاد: عالِمِ دین کی صحبت اختیار کرنے کے فوائد و ثمرات بیان کرتے ہوئے

حضرتِ سَیِّدُنا فَقِیہ ابو اللَّیث نصر بن محمد سمرقندی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو شخص عالِم کی مجلس میں گیا، بیٹھا اگر کچھ حاصل کرنے کی طاقت نہ بھی تھی تو بھی اسے 7 عزّتیں حاصل ہوں گی:

(۱) طالب علموں کی سی فضیلت پائے گا (۲) جب تک وہاں بیٹھا رہے گا گناہوں سے بچا رہے گا (۳) گھر سے نکلتے ہی اُس پر رحمت کا فیضان شروع ہو جائے گا (۴) ان کی مَعِیَّت (ساتھ ہونے) میں ان پر نازل ہونے والی رحمتوں سے نوازا جائے گا (۵) جب تک سُنتا رہے گا نیکیاں لکھی جاتی رہیں گی (۶) عُلَما کی محفِل کی برکت کی وجہ سے فرشتے اُسے رِضائے الٰہی کے پَروں سے ڈھانپے رکھیں گے (۷) اس کا ہر اُٹھتا قدم گناہوں کا کفارہ، بُلندیٔ دَرَجات کا باعث اور نیکیوں میں اِضافے کا سبب بنے گا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے مزید چھ اِنعامات سے نوازے گا۔

(۱) عُلَما کی مجلس کو پسند کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُسے کرامت عطا فرمائے گا (۲) جو بھی اِس کی پیروی کرے گا تو اُن کی نیکیوں میں کمی کیے

www.dawateislami.net

بغیر اُتنا ہی ثواب اسے حاصل ہو گا (۳) ان میں سے کسی کی بخشش کی گئی تو اس کی شفاعت کرے گا (۴) بدکاروں کی محفل سے اس کا دل اکتا جائے گا۔ (۵) طَلَبا اور نیک لوگوں کے راستے میں داخل ہو گا (۶) اللہ تعالیٰ کے اَحکام کی پیروی کرنے والا ہو گا کیونکہ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ ﴾ (پ۳، آلِ عمران: ۷۹) ترجمۂ کنزالایمان: "اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو۔" یہ سب عزّتیں تو اس شخص کو حاصل ہوں گی جس نے کچھ یاد نہ کیا، جس نے سیکھ کر یاد بھی کیا اسے کئی گنا اَجر ملے گا۔[1]

نماز پڑھ کر مُصلّے کا کونا لپیٹنے کی وجہ

عرض: اکثر لوگ نماز پڑھ کر جب اٹھتے ہیں تو مُصلّے کا کونا اُلٹ دیتے ہیں، اس میں کیا حکمت ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں جس مُصلّے کا کونا نہ اُلٹا کیا جائے اُس پر شیطان نماز پڑھتا ہے، یہ کہاں تک دُرُست ہے؟

ارشاد: نماز پڑھنے کے بعد مُصَلّے کا کونا اُلٹ دینے میں کوئی حرج نہیں، بہتر یہ ہے کہ پورا لپیٹ دیا جائے، البتہ یہ خیال کرنا کہ جس مُصَلّے کا کونا نہ اُلٹا کیا جائے اُس پر شیطان نماز پڑھتا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں چنانچہ صدرُ الشَّریعہ،

---

1 ... تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن، ص ۲۳۷-۲۳۸

www.dawateislami.net

بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: نماز پڑھنے کے بعد مُصَلّٰی کو لپیٹ کر رکھ دیتے ہیں، یہ اچھی بات ہے کہ اس میں زیادہ اِحتیاط ہے، مگر بعض لوگ جانماز کا صرف کُونا لوٹ (موڑ) دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ایسا نہ کرنے میں اس پر شیطان نماز پڑھے گا، یہ بے اَصل ہے۔[1]

اسی طرح کا ایک سوال جب میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مُجدِّدِ دین وملَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن سے ہوا کہ ''اکثر دیہات میں نماز پڑھ کر جب اُٹھتے ہیں کونا مصلّٰی کا اُلٹ دیتے ہیں اس کا شرعاً ثبوت ہے یا نہیں؟'' تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً تین احادیث نقل فرمائیں: حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبدُاللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شیطان تمہارے کپڑے اپنے اِستعمال میں لاتے ہیں تو تم میں سے جب کوئی اپنا کپڑا اُتارے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے تہ کر دیا کرے کہ اس کا دم راست ہو جائے کہ شیطان تہ کیے ہوئے کپڑے نہیں پہنتا۔[2] حضرتِ سیِّدُنا جابر

مدینہ

1 ... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۹۹، حصہ ۱۶

2 ... جامِع صغِیر، حرف الشین، ص ۳۰۵، حدیث: ۴۹۶۶

www.dawateislami.net

بن عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم نے اِرشاد فرمایا: کپڑے لپیٹ دیا کرو اِن کی جان میں جان آجائے اس لیے کہ شیطان جس کپڑے کو لپٹا ہوا دیکھتا ہے اُسے نہیں پہنتا اور جسے پھیلا ہوا پاتا ہے اُسے پہنتا ہے۔(1) رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جہاں کوئی بچھونا بچھا ہو جس پر کوئی سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے۔(2)

مذکورہ احادیثِ مُبارکہ نَقْل کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت ارشاد فرماتے ہیں: ”اِن احادیث سے اس (مُصلّے کا کونا اُلٹ دینے) کی اَصل نکل سکتی ہے اور پورا لپیٹ دینا بہتر ہے۔“ (3)

مسجِد میں داخِل ہوتے وقت لوگوں کو سلام کرنا

عرض: مسجِد میں داخِل ہو کر لوگوں کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں؟

ارشاد: دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد سِوُم صَفْحَہ 498 پر ہے: جب مسجِد میں داخِل ہو تو سلام کرے بشر طیکہ جو لوگ وہاں موجود ہیں (وہ) ذِکْر و درس میں

(1)... مُعْجَمِ اَوْسَط، باب المیم، من اسمہ محمد، ۴/۱۹۸، حدیث: ۵۷۰۲

(2)... موسوعۃ اِبْنِ اَبِی الدُّنْیا، مکائد الشیطان، الباب الاول، ۴/۵۳۰، رقم: ۵

(3)... فتاویٰ رضویہ، ۶/۲۰۶

www.dawateislami.net

مَشْغُول نہ ہوں اور اگر وہاں کوئی نہ ہو یا جو لوگ ہیں وہ مَشْغُول ہیں تو یوں کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَّبِّنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن۔

سلام نہ کرنے کی مختلف صورتیں

عرض: کن صورتوں میں سلام نہیں کرنا چاہیے؟

ارشاد: فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے سلام نہ کرنے کی کئی صورتیں بیان فرمائی ہیں، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد سِوُم صَفْحَہ 461 تا 463 پر ہے: کفار کو سلام نہ کرے اور وہ سلام کریں تو جواب دے سکتا ہے مگر جواب میں صرف "عَلَیْکُمْ" کہے اگر ایسی جگہ گزرنا ہو جہاں مسلم و کافر دونوں ہوں تو "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کہے اور مسلمانوں پر سلام کا اِرادہ کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ "اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی" کہے۔[1]

کافر کو اگر حاجت کی وجہ سے سلام کیا، مثلاً سلام نہ کرنے میں اس سے اندیشہ ہے تو حرج نہیں اور بقصد تعظیم کافر کو ہر گز ہر گز سلام نہ کرے کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔[2]

---

1 ... فتاوٰی ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ۳۲۵/۵ ملخصاً

2 ... دُرِّمختار و رَدُّالمحتار، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل فی البیع، ۶۸۱/۹

www.dawateislami.net

سلام اس لیے ہے کہ ملاقات کرنے کو جو شخص آئے وہ سلام کرے کہ زائر اور ملاقات کرنے والے کی یہ تحیت ہے لہٰذا جو شخص مسجد میں آیا اور حاضرینِ مسجد تلاوتِ قرآن و تسبیح و دُرُود میں مشغول ہیں یا انتظارِ نماز میں بیٹھے ہیں تو سلام نہ کرے کہ یہ سلام کا وقت نہیں۔ اسی واسطے فقہا یہ فرماتے ہیں کہ ان کو اختیار ہے کہ جواب دیں یا نہ دیں۔ ہاں اگر کوئی شخص مسجد میں اس لیے بیٹھا ہے کہ لوگ اس کے پاس ملاقات کو آئیں تو آنے والے سلام کریں۔(1)

کوئی شخص تلاوت میں مشغول ہے یا درس و تدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے تو اس کو سلام نہ کرے۔ اسی طرح اذان و اقامت و خطبۂ جمعہ و عیدین کے وقت سلام نہ کرے۔ سب لوگ علمی گفتگو کر رہے ہوں یا ایک شخص بول رہا ہے باقی سن رہے ہوں، دونوں صورتوں میں سلام نہ کرے مثلاً عالم وعظ کہہ رہا ہے یا دینی مسئلہ پر تقریر کر رہا ہے اور حاضرین سن رہے ہیں، آنے والا شخص چپکے سے آ کر بیٹھ جائے سلام نہ کرے۔(2)

عالمِ دین تعلیمِ علمِ دین میں مشغول ہے، طالبِ علم آیا تو سلام نہ کرے اور

---

1 ... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام و تشمیت العاطس، ۵/ ۳۲۵

2 ... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام و تشمیت العاطس، ۵/ ۳۲۵-۳۲۶

www.dawateislami.net

سلام کیا تو اس پر جواب دینا واجب نہیں۔[1] اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگرچہ وہ پڑھا نہ رہا ہو سلام کا جواب دینا واجب نہیں کیونکہ یہ اس کی ملاقات کو نہیں آیا ہے کہ اس کے لیے سلام کرنا مسنون ہو بلکہ پڑھنے کے لیے آیا ہے، جس طرح قاضی کے پاس جو لوگ اجلاس میں جاتے ہیں وہ ملنے کو نہیں جاتے بلکہ اپنے مقدمہ کے لیے جاتے ہیں۔

جو شخص ذِکر میں مشغول ہو اس کے پاس کوئی شخص آیا تو سلام نہ کرے اور کیا تو ذاکر (یعنی ذِکر کرنے والے) پر جواب واجب نہیں۔[2]

جو شخص پیشاب پاخانہ کر رہا ہے یا کبوتر اُڑا رہا ہے یا گا رہا ہے یا حمام یا غسل خانہ میں ننگا نہا رہا ہے، اس کو سلام نہ کیا جائے اور اس پر جواب دینا واجب نہیں۔[3] پیشاب کے بعد ڈھیلا لے کر استنجا سکھانے کے لیے ٹہلتے ہیں، یہ بھی اسی حکم میں ہے کہ پیشاب کر رہا ہے۔

جو شخص عَلانِیہ فسق کرتا ہو اسے سلام نہ کرے کسی کے پڑوس میں فُسَّاق رہتے ہیں مگر ان سے یہ اگر سختی برتتا ہے تو وہ اس کو زیادہ پریشان کریں

1... فتاویٰ هندية، كتاب الكراهية، الباب السابع في السلام وتشميت العاطس، ۵/۳۲۶

2... فتاویٰ هندية، كتاب الكراهية، الباب السابع في السلام وتشميت العاطس، ۵/۳۲۶

3... فتاویٰ هندية، كتاب الكراهية، الباب السابع في السلام وتشميت العاطس، ۵/۳۲۶

www.dawateislami.net

گے اور نرمی کرتا ہے ان سے سلام کلام جاری رکھتا ہے تو وہ ایذا پہنچانے سے باز رہتے ہیں تو ان کے ساتھ ظاہری طور پر میل جول رکھنے میں یہ معذور ہے۔[1]

جو لوگ شطرنج کھیل رہے ہوں ان کو سلام کیا جائے یا نہ کیا جائے، جو عُلَما سلام کرنے کو جائز فرماتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ سلام اس مقصد سے کرے کہ اتنی دیر تک کہ وہ جواب دیں گے، کھیل سے باز رہیں گے۔ یہ سلام ان کو معصیت سے بچانے کے لیے ہے، اگرچہ اتنی ہی دیر تک سہی۔ جو فرماتے ہیں کہ سلام کرنا ناجائز ہے ان کا مقصد زجر و توبیخ ہے کہ اس میں ان کی تذلیل ہے۔[2]

سوئے ہوئے لوگوں کو سلام نہ کیا جائے۔ جب کچھ لوگ سو رہے ہوں اور کچھ جاگ رہے ہوں تو جاگنے والوں کو بھی آہستہ آواز سے سلام کیا جائے تاکہ ان کی نیند میں خلل واقع نہ ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا مِقْداد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ خَلق کے رہبر، شافِعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کو تشریف لاتے تو سلام کہتے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سونے

مدینہ

1... فتاویٰ ھندیة، کتاب الکراھیة، الباب السابع فی السلام و تشمیت العاطس، ۵/۳۲۶

2... فتاویٰ ھندیة، کتاب الکراھیة، الباب السابع فی السلام و تشمیت العاطس، ۵/۳۲۶

www.dawateislami.net

والوں کو نہ جگاتے اور جو جاگ رہے ہوتے انہیں سلام اِرشاد فرماتے۔ پس ایک دن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور اسی طرح سلام فرمایا جس طرح فرمایا کرتے تھے۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صرف جاگنے والوں کو سلام فرماتے اور سونے والوں کی نیند میں مخل ہونا نامناسِب خیال فرماتے یہ سب غلاموں کی تربیت کے لیے تھا، ورنہ کون ایسا بدنصیب ہو گا جسے سرکارِ اَبد قرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سلام فرمانے کے لیے جگائیں اور اس کی نیند میں خلل واقع ہو؟ عُشّاق کا تو یہ حال ہے ؎

جلوۂ یار اِدھر بھی کوئی پھیرا تیرا
حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستہ تیرا (ذوقِ نعت)

صلاحیت ہونے کے باوجود ذِمّہ داری نہ لینا

عرض: بعض اِسلامی بھائی ایسے ہیں جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے دل وجان سے محبت تو کرتے ہیں لیکن دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کی کوئی ذِمّہ داری قبول نہیں کرتے ان کا یہ رویہ کیسا ہے؟

1... مُسلِم، کتاب الاشربة، باب إكرام الضيف وفضل ايثاره، ص۱۱۳۶-۱۱۳۷، حدیث: ۲۰۵۵ ملتقطاً

www.dawateislami.net

ارشاد: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا سنّتوں کا کاروبار ہے اور دعوتِ اسلامی گویا کہ میری دکان ہے۔ ہر دُکاندار یہ چاہتا ہے کہ اُس کو باصلاحیت سیلز مین (Salesman) ملے تاکہ اس کی زیادہ سے زیادہ بِکری (یعنی کمائی) ہو۔ میری بھی خواہش ہے کہ ہر باصلاحیت مسلمان میرا سیلز مین (Salesman) بن جائے تاکہ ساری دنیا کے لوگوں کو نمازی اور سنتوں کا عادی بنایا جائے۔ مساجد آباد ہوں اور گناہوں کے اڈّے ویران ہوں، بے پردگی اور فحاشی کے سیلاب کے آگے بند باندھا جائے۔ جو اسلامی بھائی صلاحیت ہونے کے باوجود مدنی کاموں کی کوئی ذِمَّہ داری قبول نہیں کرتے تو بھلے وہ مجھے خوبصورت تحائف اور لاکھوں کروڑوں روپوں کے نذرانے پیش کریں ایسوں سے میرا دل خوش نہیں ہوتا کیونکہ مجھے مال و دولت کی نہیں بلکہ مدنی کام کرنے والے اسلامی بھائیوں کی ضرورت ہے۔ جو اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے کڑھتے اور ذِمَّہ داری ملنے پر بخوشی قبول کرتے اور اَحسن طریقے سے اسے نبھانے کی کوشش کرتے ہیں تو ایسے اسلامی بھائیوں سے میرا دل خوش ہوتا ہے اور ان کے لیے میرے دل سے دُعائیں نکلتی ہیں۔

تمہیں اے مبلغ! ہماری دُعا ہے
کئے جاؤ طے تم ترقی کا زینہ (وسائلِ بخشش)

www.dawateislami.net

اِختتامِ مجلس کی دُعا

عرض: جب کسی مجلس میں بیٹھ کر کثیر گفتگو کی ہو یا اجتماع کا اِختتام ہو تو اس وقت کون سی دُعا پڑھنی چاہیے؟

ارشاد: حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مجلس میں بیٹھا پس اس نے کثیر گفتگو کی تو اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ کہے: ”سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری ذات پاک ہے اور تیرے لیے ہی تمام خوبیاں ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔“ تو بخش دیا جائے گا جو اس مجلس میں ہوا۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جو یہ دُعا کسی مجلس سے اٹھتے وقت تین مرتبہ پڑھے تو اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جو مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کے لیے خیر (یعنی بھلائی) پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے: سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

مدینہ

1... تِرمِذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا قام من مجلسہ، ۵/۲۷۳، حدیث: ۳۴۴۴

www.dawateislami.net

اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری ذات پاک ہے اور تیرے لیے ہی تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔[1] اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات اور ذِمّہ داران کے مَدَنی مشوروں کے اختتام پر یہ دُعا پڑھائی جاتی ہے۔

◈◈◈◈◈

سب سے زیادہ پیارے نام

حدیثِ پاک میں ہے :اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پیارے نام عبدُاللہ و عبد الرحمٰن ہیں۔(مسلم،ص۱۱۷۸،حدیث:۲۱۳۲)اس (حدیثِ پاک) کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنا نام عبد کے ساتھ رکھنا چاہتا ہو تو سب سے بہتر عبدُاللہ و عبد الرحمٰن ہیں، وہ نام نہ رکھے جائیں جو جاہلیت میں رکھے جاتے تھے کہ کسی کا نام عبد شمس اور کسی کا عبد الدار ہوتا۔ لہٰذا یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ دونوں نام ”مُحَمَّد و اَحْمَد“ سے بھی افضل ہیں کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اسم پاک ”مُحَمَّد و اَحْمَد“ ہیں اور ظاہر یہی ہے کہ یہ دونوں نام خود اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے منتخب فرمائے، اگر یہ دونوں نام خدا کے نزدیک بہت پیارے نہ ہوتے تو اپنے محبوب کے لیے پسند نہ فرمایا ہوتا۔(بہارِ شریعت،۳/۶۰۱،حصہ ۱۶)

مدینہ

[1] ... ابوداود، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، ۴/۳۴۷، حدیث:۴۸۵۷

www.dawateislami.net

ماٰخذومراجع

نمبرشمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
❋	قرآنِ پاک	کلام الٰہی	❋ ❋ ❋ ❋
1	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
2	خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
3	روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفّٰی ۱۱۳۷ھ	کوئٹہ ۱۴۱۹ھ
4	صحیح البخاری	امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
5	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
6	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ، متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
7	سنن ابی داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
8	سنن الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی، متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
9	مُسندِ امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
10	المستدرک	امام ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم، متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
11	جمع الجوامع	امام جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی شافعی، متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
12	الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
13	کنز العمال	علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین متقی ھندی، متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
14	فردوس الاخبار	حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی، متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
15	السنن الکبرٰی	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۱ھ

www.dawateislami.net

16	فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرؤوف مناوی، متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲
17	مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
18	تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی، متوفّٰی ۴۶۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷
19	الموسوعۃ	حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا، متوفّٰی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۲۶ھ
20	اسد الغابۃ	امام ابو الحسن علی بن محمد الجزری، متوفّٰی ۶۳۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
21	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	ابو عمر یوسف عبد اللہ بن محمد بن عبد البر قرطبی، متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲
22	الطبقات الکبریٰ	محمد بن سعد بن منیع ھاشمی، متوفّٰی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۹۷ء
23	دلائل النبوۃ	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبھانی، متوفّٰی ۴۳۰ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ۱۴۳۰ھ
24	الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی متوفّٰی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
25	الفتاوی الھندیہ	علامہ ہمام مولانا شیخ نظام، متوفّٰی ۱۱۶۱ھ وجماعۃ من علماء الہند	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
26	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور
27	بہارِ شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
28	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفّٰی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
29	تھذیب التھذیب	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی، متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ
30	اعلام	خیر الدین زرکلی، متوفّٰی ۱۳۹۶ھ	دار العلم للملایین ۱۹۹۵ء
31	تعریفات	سید شریف علی بن محمد بن علی الجرجانی، متوفّٰی ۸۱۶ھ	دار المنار للطباعۃ والنشر
32	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی، متوفّٰی ۳۷۳ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۰ھ

❋ … ❋ … ❋ … ❋ … ❋

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	2	اُمِّ حرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا راہِ خدا میں سفر	21
نام کیسے رکھے جائیں؟	2	اُمِّ فضل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو بشارت	24
"مُحَمَّد اور اَحْمَد" نام رکھنے کے فضائل	5	عُلَما کے فضائل	26
نامِ اقدس کے ساتھ کوئی دوسرا نام نہ ملایئے	8	عالِمِ دین کی زیارت عبادت ہے	29
تصغیر سے بچنے کا طریقہ	9	عالِم کی صحبت اختیار کرنے کے بَرَکات	30
طٰہٰ اور یٰس نام رکھنا کیسا؟	10	نَماز پڑھ کر مُصَلّے کا کونا لپیٹنے کی وجہ	31
کسی کو "لمبا، ٹِھگنا، اندھا" کہنا کیسا؟	11	مسجِد میں داخِل ہوتے وقت لوگوں کو سلام کرنا	33
امامِ اعظم کو "اَبُوحَنِیفَہ" کہنے کی وجہ	13	سلام نہ کرنے کی مختلف صورتیں	34
کُنیت کی تعریف	13	صلاحیت ہونے کے باوجود ذِمّہ داری نہ لینا	38
کیا بچّے کی کُنْیت بھی رکھ سکتے ہیں؟	14	اِختتامِ مجلس کی دُعا	40
کیا عورت بھی کُنْیت رکھ سکتی ہے؟	16	ماخذ و مراجع	42
اُمِّ معبد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا قبولِ اسلام	17	فہرست	44

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **”فکرِ مدینہ“** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **”مَدَنی اِنعامات“** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **”مَدَنی قافلوں“** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

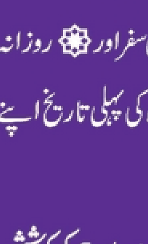

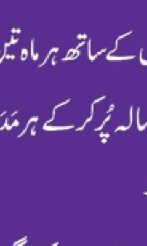

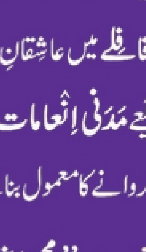

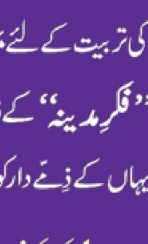

ISBN 978-969-631-609-1
0125387

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net